(حصّہ دوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدّین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ

پنجاب کالونی کراچی فون: ۵۳۷۶۷۹۳ — ۵۳۷۶۸۸۴ فیکس ۵۸۳۰۸۳۶

جہاں میں اہل ایماں صورتِ خورشید پھرتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

نام کتاب .... انوارِ قمریہ (حصہ دوم)

مؤلف .... مولانا حافظ قاری غلام احمد سیالوی

ناشر .... دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی

باہتمام .... سید ابو الحسن شاہ منظور ہمدانی

کمپوزنگ .... حافظ محمد عابد سعید (فون: 5082601)

ایڈیشن .... اول۔ مارچ ۲۰۰۳ء

ہدیہ .... ۱۶۰ روپے

ملنے کے پتے

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، خیابانِ جامی، کراچی
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، سرگودھا

ایک اہم مسئلہ

دیوبندی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی مقدس ہستیوں پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح بی بی زلیخا کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح ناجائز ہونے کا بھی قبیح ، بیہودہ وشنیع کلمات سے عفت وعصمت زلیخا کو داغدار کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ و ارفع شان میں دریدہ ذہنی سے کام لیتے ہیں۔ قبلہ شیخ الاسلام سے اس معاملہ میں ایک دیوبندی کا مناظرہ میں شکست خوردہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہے جس کے متعلق علامہ محمد اشرف صاحب مدظلہ العالی نے اپنی کتاب کوثر الخیرات کے صفحہ ۳۸۴ پر بھی رقم فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں (تنبیہ) یہ حضرت زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان لانے سے پہلے کا واقعہ ہے جو فرطِ محبت اور وفورِ عشق کی وجہ سے سرزد ہوا۔ پھر نسوانی فطرت کی کمزوری کے تحت اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ الزام لگایا۔ بعد میں دین یوسفؑ میں داخل ہوئیں اور ان کا حرم محترم بننے کا شرف حاصل کیا جیسا کہ تفاسیر میں مذکور ہے۔ لہٰذا ان کی شان میں کوئی نازیبا کلمہ اپنی طرف سے ہرگز نہ کہنا چاہئے۔

بعض دیوبندی مثلاً احمد شاہ چوکیروی ان کے نکاح کے منکر ہوئے اور نازیبا کلمات استعمال کئے۔ مناظرہ کے دوران خواجہ قمرالدین سیالوی مدظلہ العالی نے پوچھا شاہ صاحب تم عدمِ ثبوت نکاح کے مدعی ہو یا ثبوتِ عدم نکاح کے؟ ثانی پر دلیل لاؤ وہ تم قیامت تک نہیں لا سکتے اور صورتِ اول میں عدمِ ثبوت سے ثبوتِ عدم لازم نہیں آتا۔ خصوصاً جبکہ مفسرین کرام اور اکابر امت مثلاً حضرت جامی علیہ الرحمۃ نے تشریح فرمائی ہے تو دیوبندی صاحب گریبان میں منہ ڈال کر بیٹھ گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ (انوارِ قمریہ حصہ اول، صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ میں شیخ الاسلام کے ملفوظات سے لکھا گیا ہے)

قالت امرات العزیز الأن حصحص الحق انا راودتہ عن

درود شریف کبریت احمر کی اجازت

فرمایا ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت پیر سیال حضرت خواجہ محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک اعلیٰ ہستی نہایت خوبصورت بزرگ سے ملاقات ہوئی تعارف کرنے سے پتا چلا کہ پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات ہے۔ انہوں نے آپ کو کبریت احمر پڑھنے کی اجازت بھی بخشی اور ایک نسخہ بھی عنایت فرمایا۔ لیکن خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مجھے اپنے شیخ طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ کے وظائف و اوراد فرمائے ہوئے کافی ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اصرار و تکرار سے پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان سے اجازت لے لیں، اگر وہ فرما دیں تو پڑھا کریں۔ جب آپ تونسہ شریف پہنچے تو آپ سے پہلے پیر و مرشد شیخ طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کوئی شخص راستے میں ملا تھا؟ تو عرض کی جی ہاں! پھر دریافت فرمایا انہوں نے کیا فرمایا تھا تو بتایا کہ کبریت احمر کا نسخہ بھی دیا اور پڑھنے کی اجازت بھی بخشی تھی لیکن میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنے شیخ طریقت کے وظائف بتائے ہوئے کافی ہیں۔ پیر پٹھان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ خواجہ خواجگان پیرانِ پیر حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تھے، جو انہوں نے فرمایا کبریت احمر پڑھنے کی اجازت بخشی ہے وہ پڑھا کریں اس کا وظیفہ قائم رکھیں۔ چنانچہ اس کی زکوٰۃ واپس سیال شریف پہنچنے پر آپ نے پوری کی جس کی یادگار اب بھی موجود ہے۔ آپ مولانا معظم الدین صاحب مرولہ شریف والوں کو ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔ دادا باغ سے غربی جانب جہاں اب بیری کا درخت بھی ہے اور بلند چبوترا بنا ہوا ہے وہاں اس وقت جنگل اور جھاڑیاں وغیرہ کا مقام تھا۔ خلوت میں جا کر وہاں پوری چالیس دن زکوٰۃ ادا کی۔ جب زکوٰۃ مکمل ہوئی تو غالباً اشراق کا وقت تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تشریف لائے، چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی ہمراہ تھے، پیر سیال خواجہ محمد شمس الدین رضی اللہ عنہ کی دستار بندی فرمائی اور تشریف لے

گئے۔ بعد از فراغت مولوی معظم دین صاحب نے دریافت کیا کہ کون حضرات تھے جو تشریف لائے اور آپ کی دستار بندی فرمائی، تو پیر سیال نے پوچھا کیا تو نے ان کی زیارت کی تھی؟ عرض کیا جی ہاں! میں اگرچہ علیحدہ بیٹھا تھا تمام منظر دیکھتا رہا ہوں۔ فرمایا وہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات تھی اور ان کے ہمراہ خلفائے راشدین ہر چہار حضرات رضی اللہ عنہم تھے۔ مزید فرمایا کہ کسی شخص سے اس واقعہ کا ذکر نہ کرنا۔ مولانا معظم دین صاحب نے پیر سیال کی وفات کے بعد یہ واقعہ سنایا، ان کی زندگی میں کسی کو نام تک نہیں لیا۔ مولانا معظم دین صاحب کو بیداری کے عالم میں زیارت نصیب ہوئی اس میں بھی پیر سیال نے اپنے خلیفہ پر کرم فرمایا اور خصوصی کرم اس کے بعد پیر سیال اپنے اوپر چھتری رکھتے تھے تاکہ لوگوں کو پتا نہ لگے کہ آپ کا سایہ نہیں ہے، وصال تک آپ کا سایہ نہیں رہا تھا۔

فرمایا: سیدنا امیر المومنین امام الاشجعین حضرت علیؓ کی ذاتِ اقدس کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک میں شامل رکھنے کے لئے حدیث پاک میں ہے:

(من فصل بینی و بین الی بعلی لم ینله شفاعتی)

(جس نے میرے درمیان اور میری آل کے درمیان حضرت علی کے ذریعہ فرق وجدائی بنالی اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی)

لہٰذا درود شریف میں جو بغیر علی کے آل کو معطوف قرار دیتے ہیں اور پڑھتے ہیں اللھم صلی علیٰ محمد و آلِ محمد یہ صلوٰۃ میں فرق کرتے ہیں۔ علیٰ حرف جار جو معطوف ہے اسم محمد پر تو لاتے ہیں جو معطوف علیہ ہے آل پر نہیں لاتے اور مندرجہ بالا حدیث پیش کر کے کہتے ہیں کہ:

(من فصل بینی و بین آلی بعلی لم ینله شفاعتی)

(اس حدیث کا کوئی ثبوت ہی نہیں ہے)

فرمایا حدیث پاک میں حرفِ علیٰ ہے اسم علی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ب حرفِ جار ہے جو ہمیشہ اسم پر داخل ہوتا ہے علیٰ بھی حرفِ جار ہے تو حرفِ جار دوسرے حرفِ جار پر تو داخل ہو گیا جو اصولِ نحو میں سراسر ناجائز نہیں ہے، لہٰذا یہ لوگ جاہل ہیں جو درود شریف ہم پڑھتے ہیں۔